صنفِ حمد......ایک تفہیمی جائزہ

راشِد ارشد، لیکچرار شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج ٹاؤن شپ، لاہور

Abstract

Since the existense of God is shared by almost all nations of the world, therefore the concept of Hamd (Hymn) is universal. Hamd (Hymn) means praise for Allah Almighty. When a sensible man observes his innerself and the vast outer world, uncountable living and non-living things smaller and bigger, from very small particle to a very very big and limitless universe, he wonders and then does nothing but praise his Creator (Lord). Like all other literatures, Hamd accupies a unique place in Urdu literature. In this article, it is discussed what Hamd (Hymn) is and what it means according to different dictionaries. Moreover, different point of views of renowned scholars, critics and literary people are also included in it to explain Hamd (Hymn).

ہر ذی شعور انسان جب مظاہرِ فطرت پر غور وخوض کرتا ہے تو اس کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اپنے آس پاس اور گرد و پیش میں جاندار اور بے جان اشیاء کا بغور مشاہدہ اس کی عقل و دانش کو متحیّر وادیوں میں دھکیل دیتا ہے۔ ہر مظہر، ہر نظام، ہر بے جان و جاندار شے اور دنیا کی تا حال معلوم شدہ ہر حقیقت اپنی جگہ مکمل اور با کمال، عمدہ اور بے مثل، اچھوتی اور انوکھی ہے......کسی میں کہیں بھی کوئی کمی، کجی، کوتاہی اور جھول نظر نہیں آتا۔ انواع و اقسام کے بے شمار حیوانات و نباتات، ان کی ہر نوع اور ہر قسم کی اپنی مخصوص ساخت، بناوٹ، شکل، صورت، خصلت اور خصوصیت.....ان میں عام آنکھ سے نظر آنے والی اقسام بھی ہیں اور موجودہ ایجاد شدہ آلات سے دکھائی دینے والی انواع بھی.....انسان کی اپنی اندرونی و بیرونی ساخت، ان گنت پیچیدہ اور گنجلک معاملات و نظامات، سر سے پاؤں تک ہر چیز مکمل، عمدہ اور بے نظیر.....یہ باتیں تو اب تک معلوم شدہ حقائق و معلومات کی ہیں، جن کو جاننے کے لیے بھی ایک عام انسانی زندگی ناکافی ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس کے لیے کئی صدیوں کی زندگی بھی کم ہے۔ ابھی تو مزید حقائق و حجابات سے پردے وا ہونا باقی ہیں۔

اس دنیا اور اس کی ہر چیز کے اسرار و رموز ہی اتنے بے حد و بے کنار ہیں کہ ان کی شناسائی، آگاہی اور جان کاری محال معلوم ہوتی ہے۔ پھر اس دنیا سے باہر لامحدود کائنات اور پھر اس کے بے شمار و بے حساب، بے پایاں و بے کراں نظام، اجسام، اجرام .... پھر ان کے بے حد و بے شمار اسرار و رموز؟ نا جانے اس کائنات کے علاوہ اور کتنی کائناتیں، عالمین اور

جہان.....؟ چنانچہ ایک صاحبِ عقل و قلبِ سلیم کا ایسے غور وخوض اور سوچ بچار کے بعد ان سب کے بنانے والے، چلانے والے، سنبھالنے والے اور برقرار رکھنے والے کو ماننے بغیر چارہ نہیں۔ وہ ضرور بالضرور اس عظیم و جلیل خالق و مالک کی تعریف کیے بغیر نہیں رہتا، خواہ وہ کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو۔ حتیٰ کہ بے مذہب و بے دین قلبِ سلیم رکھنے والا بھی اس بزرگ و برتر ربّ کو ضرور مان لیتا ہے۔ اور اگر سوچ بچار کرنے والا مسلمان ہے تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے : سبحان اللہ والحمدللہ!

ربّ الاعلیٰ بہت عظیم ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات میں لامحدود، لازوال اور بے مثل ہے۔ اُس کی قدرتیں لامحدود اور ان گنت، اُس کی تخلیقات لامحدوداور بے شمار، اس کی باتیں لامحدود اور بے حساب .... اُس کی ہر چیز بے کراں ، بے پایاں اور بے کنار....تو پھر اس کی تعریف اور مدح بھی نا قابلِ بیان اور نا قابلِ شمار ہے۔ اللہ عزّ وجلّ اپنے کلامِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ (الکہف،۱۸:۱۰۹)

ترجمہ: کہہ دیجیے، کہ اگر سمندر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے کے) لیے سیاہی (روشنائی) ہو تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائیں اگر چہ ہم ویسا ہی اور (سمندر) اس کی مدد کو لائیں۔

یقیناً انسان کے بس میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں ،رحمتوں ،نعمتوں، خوبیوں ، صنّاعیوں، تخلیقوں، رفعتوں، باتوں، حدوں، تعریفوں، مدحتوں اور ستائشوں کو بیان کر سکے۔ کیونکہ وہ اپنی ذات وصفات میں بے حد و بے کنار ہے۔ بہرکیف انسان اپنی محدود فکر ونظر، قدرت و اختیار اور شعور وآ گہی کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے بنانے والے، پالنے والے اور سنبھالنے والے کی تعریف وتوصیف ضرور کرتا ہے۔ وہ فطرتاً اپنے عظیم ربّ کی عظیم صنّاعیوں پر غور وفکر کرتا ہے۔ وہ اپنے اندر سے لے کر باہری وسیع وعریض اور لامحدود کائنات کے نظامات اور قواعد وضوابط سے متاثر ہو کر اِن کے خالق و مالک کی طرف مائل ہوتا ہے۔اور پھر وہ عظیم خلاّق کی تعریف وستائش اور خود کو میسّر نعمتوں اور رحمتوں پر شکر کیے بغیر نہیں رہتا۔

درج بالا قرآنی بیان کے حوالے سے پروفیسر غلام رسول عدیم کہتے ہیں:

''معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم کی ستائش غیر مختتم ہے اور وسائل توصیف اختتام پذیر۔ وہ اس کی ذات کی طرح بے انتہا و لامحدود اور یہ ہر چیز کی طرح محدود و مختتم۔

تاہم ہر دور کے انسانوں نے اپنی بشری بے بضاعتیوں کے باوجود ربِّ کائنات کی صفات و جمال و کمال کو دل سے محسوس کیا ہے، کبھی زبان وبیان سے اور کبھی قلم وقرطاس کے سہارے اس ذاتِ احد و صمد کی عظمتوں کے گُن گائے ہیں۔'' [۱]

انسان کی اپنے ربِّ جلیل کے حق میں تعریف وثنا اور شکر وسپاس بارگاہِ ایزدی میں بہت زیادہ پسندیدہ اور مقبول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سابقہ آسمانی کتب اور قرآنِ مجید میں اپنی تسبیح وتحمید پر زور دیا ہے، اور اہلِ ایمان کو صبح وشام اس کی پابندی کی

تلقین کی ہے۔ چنانچہ جو بندہ اپنے ربّ کی تعریف وثنا کرتا رہتا ہے، وہ مقرّبِ الٰہی کا رتبہ پا لیتا ہے۔

مذاہبِ عالم کی تاریخ گواہ ہے کہ خدا کا تصوّر کسی نہ کسی صورت میں ہر وقت موجود رہا ہے۔ اتنا ہی نہیں، دورِ جدید کی غیر مہذّب اور عہدِ قبلِ تاریخ کی مہذّب ترین قوموں میں بھی اگر ہم جھانکیں تو وہاں بھی خدا کا تصوّر ہمیں ملے گا۔ یونانِ قدیم میں جب تکوینِ عالم کے سلسلے میں غور کیا گیا تو فلاسفۂ یونان (جو اپنی عقلی توجیہات کے لیے مشہور ہیں) اس نتیجے پر پہنچے کہ: 'خدا ایک ہے جو دیوتاؤں اور انسانوں میں سب سے بڑا ہے اس کا جسم اور دماغ مثلِ انسان کے نہیں اور وہ سراپا بصیر و سراپا سمیع اور سراپا عقیل ہے۔'' ۲

جب سے انسان تخلیق ہوا ہے تب سے اُس کی طرف سے ربِّ عظیم کی تعریف و ثنا بھی جاری وساری ہے۔ تمام سابقہ اور موجودہ مذاہب میں ربِّ کریم کی تعریف وثنا موجود ہے، طریقے، انداز اور اُسلوب مختلف ہیں۔ اسلام کے سوا باقی تمام مذاہب میں ربّ تعالیٰ کی تعریف و ثنا میں شرکیہ اور کفریہ انداز واسلوب بھی شامل ہو گئے ہیں، لیکن اس کے باوجود ان میں ایک سب سے بڑی قوّت، طاقت، خدا اور ربّ کا تصور اب بھی موجود ہے۔ ان مذاہب کے پیروکار اس بنیاد پر ایک خدا کی تعریف و ثنا بھی کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ زبانوں کے اختلاف کو الگ رکھ کر اگر ہم تمام مذاہب کی الہامی کتب کا غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مذاہبِ عالم میں جو دعائیں اور حمدیں پڑھی جاتی ہیں ان کے معنی اور مفہوم میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے، چاہے ہم اسے 'حمد' کہیں، ہندو 'آرتی'، بدھسٹ 'وندنا'، یہودی 'سالم'، پارسی 'یاسنا'۔ یہودی وعیسائی افراد اپنی ہر دعا اور حمد کی ابتدا اور آخر میں ہلّلُو یاہ (Hallelujah) پکارتے ہیں۔ 'ہلّلُو' یعنی حمد کرو 'یاہ' لفظ 'یہواہ' یعنی خدا کا مخفف ہے۔ پس 'ہلّلُو یاہ' کے لغوی معنی ہیں خدا کی حمد کرو۔ عربی میں اس کا ترجمہ 'الحمدللّٰہ' ہوگا۔ اسی طرح ہندی میں بولا جانے والا لفظ 'ہری اُوم یا ہرے اوم' کے لغوی معنی بھی 'الحمدللّٰہ' کے ہیں۔ سنسکرت زبان کے لفظ 'اوم' کے لغوی معنی ایسی ہستی اور نور کے ہیں جو کائنات کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے یہاں کائنات پر محیط اس ہستی سے مراد اللہ ہی ہے اور 'ہری یا ہرے' حمد وثنا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح اہلِ ہنود ہر روز صبح جو آرتی (حمد) پڑھتے ہیں: 'اوم جے جگدیش ہرے'، اگر اس کا ترجمہ کیا جائے تو سورہ فاتحہ کی پہلی آیت آپ کے ذہن میں گونجنے لگے گی۔ 'اوم' کے معنی اللہ کے ہیں، 'جے' کہتے ہیں کسی شے کے مالک، ربّ اور پروردگار کو 'جگدیش' کا مآخذ جگ ہے جس کے معنی عالم کے ہیں۔ جگدیش کے معنی عالمین اور کائنات کے ہیں اور 'ہرے' حمد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ:

'اوم جے جگدیش ہرے' کا ترجمہ ہوگا اللہ ربّ العالمین کی حمد کرو یعنی 'الحمد اللہ ربّ العالمین!' ۳

درج بالا اقتباس کا حوالہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کے علاوہ بھی دنیا کے دیگر مذاہب میں خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے، معانی و مطالب اور انداز و اسلوب میں اختلاف ضرور ہو سکتا ہے۔ صحیح و غلط کی بحث سے قطع نظر اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر مذہب میں ایک واحد خدا کی تعریف وثنا کسی نہ کسی انداز میں ہو رہی ہے۔ بہرحال خدا کا تصور جس مذہب میں جتنا توانا اور انسانی زندگی سے جتنا متعلق اور ہم آہنگ ہوگا، اُس میں اتنی ہی اچھی اور زبردست، خدا تعالیٰ کی تعریف وثنا ہوگی۔ دیگر مذاہب کے برعکس اسلام میں اللہ تعالیٰ کا تصور یقیناً زیادہ مضبوط، توانا اور زندگی سے

ہم آہنگ ہے۔

اہلِ اسلام اپنے ربِّ عظیم، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے تعریف وثنا کے لیے 'حمد' کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ گو 'حمد' کے لغوی ومعانی عربی زبان میں تعریف وستائش کے ہیں، لیکن فارسی، اردو، پنجابی اور دیگر مسلم زبانوں میں اس سے مراد 'اللہ تعالیٰ' کی تعریف وستائش ہی لی جاتی ہے۔ جیسے لفظ 'نعت' حضور اکرم ﷺ کی تعریف وستائش اور مدح کے لیے مخصوص ہو گیا ہے۔ اسی طرح لفظ 'حمد' بھی اللہ عزّ وجلّ کی تعریف وستائش اور ثنا کے لیے مختص ہو گیا ہے۔

اب درج ذیل مختلف لغات، کتبِ اصنافِ ادب اور اہلِ علم وفن کی آرا کی روشنی میں لفظ 'حمد' کے لغوی اور اصطلاحی معانی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

عربی لغات میں لفظ 'حمد' کے معانی 'تعریف کرنا، سراہنا' وغیرہ کے ہیں۔ جیسے:

'القاموس الوحید (جامع، عربی۔اردو)' لغت میں حمد کے معانی درج ذیل ہیں:۔

''حَمِدَہٗ ۔ حَمْدًا: تعریف کرنا، سراہنا'' ۴

'مصباح اللغات' (عربی۔اردو) میں حمد کے معانی اور وضاحت اس طرح لکھی گئی ہے:۔

''اَلحَمْدُ۔ تعریف۔ تعریف کیا ہوا۔ کہا جاتا ہے 'رجل حَمْد و اِمْرَأۃ حَمْدَۃ' تعریف کیا ہوا مرد، تعریف کی ہوئی عورت'' ۵

مشہور ماہرِ علمِ بلاغت اور فاضلِ یگانہ علامہ سعد الدین تفتازانی (م ۷۹۲ھ) اپنی شہرہ آفاق کتاب ''مختصر المعانی'' میں حمد کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

''الحمد حو الثناء باللسان علی قصد العظیم سواء تعلق بالنعمته او بغیر ھا والشکر ینبئی تعظیم المنعم لکونہ منعما سواء کان باللسان اور بالجنان اور بالا رکان۔فموردالحمد و متعلمہ یکون النعمته وغیرھا و متعلق الشکر لا یکون الا النعمته و موردہ یکون اللسان وغیرہ۔''

(حمد وہ تعریف ہے جو زبان سے کی جائے جو تعظیم کے طور پر کی جائے خواہ وہ نعمت سے متعلق ہو یا نہ ہو اور شکر یہ ہے کہ منعم کے انعام فرمانے پر ادا کیا جائے۔ زبان سے ہو، دل سے ہو یا اعضاء و جوارح سے۔ یوں حمد نعمت ملنے یا نہ ملنے دونوں صورتوں میں کی جائے گی اور شکر نعمت ملنے پر کیا جائے گا اور زبان وغیرہ سے ادا کیا جائے گا۔) ۶

فارسی اور اردو لغات میں لفظ 'حمد' کے لغوی معانی 'تعریف اور ستائش' کے ہیں اور ساتھ ہی اصطلاحی معانی بھی بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور عظمت بیان کرنا ہے۔

'فیروز اللغات (فارسی۔اردو)' میں حمد کے معانی:

''حمد: (ع) تعریف، مدح، ثنا، خداوند تعالیٰ کی عظمت بیان کرنا۔'' ۷

سیّد احمد دہلوی نے فرہنگِ آصفیہ میں 'حمد' کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

''حمد: ع۔ اسم مؤنث۔ خدا کی تعریف'' ۸

نوراللغات میں مولوی نورالحسن نیّر صاحب کے نزدیک 'حمد' کے معانی اور حمد اور ثنا کا فرق درج ذیل ہے:

'' حَمد۔(ع بالفتح) مؤنث۔ خدا کی تعریف۔ خدا کی بزرگی اور عظمت بیان کرنا۔ حمد اور ثنا کا فرق:
حمد، خدا کے لیے مخصوص ہے اور ثنا کا استعمال انسان کے لیے بھی ہے۔'' ۹

تاریخی اُصول پر لکھی جانے والی اردو لغت میں 'حمد' کے معانی و مطالب کچھ یوں بیان کیے گئے ہیں:۔

'' حَمد (فت ح، سک م) امث ۔(۱) خدا کی تعریف، ستائش۔ (۲) کلام (نثر یا نظم) کا وہ حصہ یا جزو جس میں خدا کی تعریف و سپاس ہو۔(یعنی) جس کلام میں خداوند تعالیٰ کی بڑائی اور قدرت اور خدائی اور اس کے کمال و جلال کا بیان ہو اس کو حمد و ثنا... کہتے ہیں۔'' ۱۰

علمی اردو لغت میں وارث سرہندی 'حمد' کے معانی کے بارے میں کہتے ہیں:۔

'' حَمدْ: (ع۔امث) خدا کی تعریف۔'' (افعال: کرنا، ہونا) ۱۱

الحاج مولوی فیروز الدین، فیروزُ اللغات اردو میں 'حمد' کے معانی کچھ یوں بیان کرتے ہیں:۔

''حَمد۔ (ع۔ا۔مث) خدا کی تعریف۔'' ۱۲

چنانچہ عربی، فارسی اور اردو کی چند معروف لغات کی رو سے 'حمد' کے معانی پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور عربی زبان میں 'حمد' تعریف اور ستائش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ 'حمد' کے ساتھ ایک اور لفظ 'شکر' استعمال ہوتا ہے۔ 'حمد' تعظیم کے لیے ہوتی ہے، اس میں نعمت کے ملنے یا نہ ملنے کا عمل دخل نہیں ہوتا، جبکہ 'شکر' نعمت کے ملنے پر کیا جاتا ہے۔

فارسی اور اردو میں یہ لفظ (حمد) اپنے لغوی معانی یعنی تعریف و ستائش کے علاوہ اپنے اصطلاحی معانی یعنی اللہ عزّ وجلّ کی تعریف، ثنا، مدح، عظمت و کبریائی اور دعا و مناجات کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ لفظ 'حمد' فارسی، اردو اور دیگر برصغیر کی زبانوں میں صرف اللہ ربّ العزّت کی تعریف و ثنا کے لیے مخصوص ہے۔ جب بھی یہ لفظ (حمد) تحریر و تقریر میں بیان ہوگا تو اس سے مراد صرف اللہ جلّ و شانہٗ کی تعریف و ثنا ہی ہوگا۔

اب اردو میں لکھے گئے چند معروف انسائیکلوپیڈیاز اور کتبِ اصنافِ ادب میں 'حمد' کی تعریف کا سرسری جائزہ لیتے ہیں۔ اردو جامع انسائیکلوپیڈیا میں 'حمد' کے بارے میں لکھا ہے:۔

''وہ نظم جس میں خالقِ کائنات کے حضور میں بندہ اپنے جذباتِ عبودیت پیش کرے۔ مسلمان شاعروں کا قاعدہ ہے کہ اپنے دیوان کو خدا کی حمد سے شروع کرتے ہیں۔'' ۱۳

شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں 'حمد' کے متعلق لکھا ہے:

''تعریف، ستائش۔ خاص طور پر اللہ کی تعریف۔ قرآن پاک میں سب سے پہلی سورہ کا نام الحمد ہے۔ اس سورۃ کا آغاز اللہ کی حمد سے ہوتا ہے۔ الحمدُ لِلّٰہ ربّ العالمین. (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔)'' ۱۴

اردو وکیپیڈیا پر 'حمد' کے معانی اور تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے:

''حمد ایک عربی لفظ ہے، جس کے معنی تعریف کے ہیں۔ اللہ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے

ہیں۔حمد باری تعالیٰ، کئی زبانوں میں لکھی جاتی آرہی ہے۔عربی، فارسی، کھوار اور اردو زبان میں اکثر دیکھی جاسکتی ہے۔حمد کو انگریزی میں Hymn کہتے ہیں۔ ویسے ربّ کی تعریف ہر زبان میں اور ہر مذہب میں پائی جاتی ہے۔حمد کی کوئی متعین ہیئت نہیں۔'' ۱۵؎

اصنافِ ادب اردو میں 'حمد' کے لغوی و اصطلاحی معنی:

''حمد کے معنی خدائے بزرگ و برتر کی تعریف و توصیف اور صفت و ثنا کے ہیں۔اصطلاحاً حمد وہ نظم ہوتی ہے، جس میں خدا کی ذات و صفات، اس کی ہیبت و کبریائی اور اس کی قدرت و عظمت کا اعتراف ہو۔'' ۱۶؎

اصنافِ نظم و نثر میں 'حمد' کے لغوی و اصطلاحی تعریف:

''حمد عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی تعریف کرنا کے ہیں۔اصطلاح میں حمد سے ایسی نظم، شعر یا اشعار مراد لیے جاتے ہیں، جن میں خدائے بزرگ و برتر کی تعریف یا ثنا بیان کی گئی ہو۔'' ۱۷؎

مزید برآں مختصراً جائزہ لیتے ہیں کہ صاحبانِ علم و ادب 'حمد' کی کیا تعریف کرتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر اسرار احمد سہاروی 'حمد' کے لغوی و اصطلاحی معانی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''حمد کے معنی تعریف کے ہیں لیکن اب یہ لفظ ایک اصطلاح بن کر صرف اللہ جل شانہٗ کی تعریف کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔'' ۱۸؎

صباحت مشتاق اپنے مضمون 'حمد کا اوّلین تصور' میں بتاتے ہیں کہ:

''لفظ حمد عربی زبان کا لفظ ہے، مؤنث ہے اور اس کا مطلب ہے تعریف و توصیف، مگر صرف خدا کی تعریف و توصیف یہ لفظ صرف خدا کی تعریف و توصیف کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ثنا کسی انسان کی بھی ہوسکتی ہے، لیکن حمد صرف خدا کی۔'' ۱۹؎

اور پروفیسر محمد اقبال نجمی کے نزدیک:

''حمد تعریف کرنے کا عمل ہے، تعریف حکیم اور عالم و دانا کی بھی ہوسکتی ہے کسی محسن و مشفق کی بھی ہو سکتی ہے، کسی رہبرِ فرزانہ کی بھی ہوسکتی ہے اور پیغمبرِ برحق کی بھی، لیکن اصطلاحاً حمد کو صفتِ ثنائے خداوندی کے لیے مختص کر دیا گیا ہے۔انسان خواہ نظم میں یا نثر میں اپنے خالق و مالک کی توصیف بیان کرتا ہے، وہ حمد ہی کہلاتی ہے۔'' ۲۰؎

اسی طرح پروفیسر محمد اقبال جاوید کہتے ہیں کہ:

''جہاں تک تعریف کا تعلق ہے، وہ زندہ کی بھی ہوسکتی ہے اور مردہ کی بھی، حاضر کی بھی اور غائب کی بھی۔مگر 'حمد' صرف ذاتِ لا یزال کے لیے ہے۔'حمد' کے فوراً بعد اسمِ ذات کا آجانا اور دوسری صفات کے ذکر کا مؤخر ہو جانا، دلیل ہے اس امر کی کہ صرف اللہ تعالیٰ، ذات، صفات اور اختیارات کے اعتبار سے 'حمد' کا مستحق ہے'' ۲۱؎

پس درج بالا تحریروں سے عیاں ہوا کہ حمد سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف،توصیف، ثنا اور ستائش ہے۔ ’حمد‘ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے،ثنا اور تعریف کسی انسان کی بھی ہوسکتی ہے۔مزید برآں اس سے مراد ایسی نظم یا اشعار ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو۔نثر میں کی گئی اللہ ربّ العزّت کی مدح اور تعریف بھی حمد کے زمرے میں ہی آئے گی۔اور یہ کہ ربّ تعالیٰ کی تعریف ہر زبان اور مذہب میں موجود ہے۔

چند اہم لغات، کتبِ اصنافِ ادب اور انسائیکلوپیڈیاز میں ’حمد‘ کے مطالعے کے بعد معروف صاحبانِ علم و دانش اور حمد گو شعرا کے ’حمد‘ کے متعلق خیالات اور آرا کا مطالعہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ حمد اور اس صنف کے متعلق کس قسم کے جذبات و احساسات کا اظہار کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ریاض مجید کے نزدیک ’حمد‘ کیا ہے؟ ملاحظہ کریں:

> ’’حمد عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تعریف کرنے کے ہیں اصنافِ شعر وسخن میں یہ اصطلاح اللہ تعالیٰ کے جلال وعظمت کے بیان سے خاص ہے، مناجات اور دعا حمد ہی کے ذیلی موضوعات ہیں۔مدح گوئی ہمیشہ سے شاعری کا اہم حصہ رہی ہے اسلامی تہذیبوں، معاشرتوں اور زبانوں میں حمد، نعت، منقبت اور قصیدہ کی اصطلاحیں اہل شعر وسخن کے ذوقِ مدیح ہی کی عطا کردہ ہیں۔ وصف، خوبی، ہنر، عظمت، کمالات، بزرگی اور صفات کے اظہار کی مختلف شکلوں اور قرینوں سے شعر وسخن میں کئی اصناف اور اصطلاحات رواج پذیر ہوئیں۔حمد کی اصطلاح باری تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے بیان اور نعت، رسول اکرمﷺ کی تعریف کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔‘‘ ۲۲

محمد کرم شاہ الازہری اپنی شہرہ آفاق تفسیر ’ضیاء القرآن‘ میں ’حمد‘ کی بابت کچھ اس طرح رقم طراز ہیں:۔

> ’’ہر خوبی و کمال جس کا ظہور اختیار و ارادہ سے ہو، اس کی ستائش وثنا کو عربی میں حمد کہتے ہیں۔اس لفظ حمد نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کا کمال سے متصف ہونا اضطراری اور غیر اختیاری نہیں، بلکہ اس کی اپنی مرضی و ارادہ کی جلوہ نمائی ہے۔کمال کہیں بھی ہو، جمال کسی روپ میں ہو، اُسی کی کرشمہ سازی ہے۔اُسی کی بااختیار تدبیر کا اعجاز ہے،تو ستائش وتعریف کسی کی بھی کی جائے،حقیقت میں اسی ذاتِ بے ہمتا کی ہے جس کی قدرت و اختیار سے اس عالمِ رنگ وبُو کی ساری رنگینیاں اور رعنائیاں رُو پذیر ہیں۔‘‘ ۲۳

صاحبِ تفسیر مظہری محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی ’حمد‘ کے بارے میں اس انداز سے رقم طراز ہیں:

> ’’کسی اختیاری خوبی پر زبان سے تعریف کرنے کو حمد کہتے ہیں۔اس میں نعمت کی خصوصیت نہیں ہے، ہو یا نہ ہو۔اس لیے حمد، شکر کی نسبت عام ہے کیونکہ شکر، نعمت کے ساتھ مخصوص ہے، اور باعتبار مورد کے خاص ہے، کیونکہ شکر زبان و دل اور دیگر تمام اعضاء سے صادر ہوسکتا ہے اور حمد صرف زبان سے ہوسکتی ہے۔اس لیے رسولِ خداﷺ نے فرمایا کہ حمد، شکر کی اصل ہے، جس شخص نے خدا کی حمد نہ کی، اس نے ذرا بھی شکر نہ کیا۔اس حدیث کو عبدالرزّاق نے بروایت قتادہ اور انھوں نے بروایت عبداللہ

ابنِ عمرؓ بیان کیا ہے۔ اور مدح، حمد کی نسبت عام ہے، کیونکہ مدح صرف کسی خوبی پر ہوا کرتی ہے، اس کا اختیاری یا غیر اختیاری ہونا ضروری نہیں۔'' ۲۴

پروفیسر محمد اقبال جاوید کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ثنا کے لیے 'حمد' ہی ایک جامع لفظ ہے اور جب اس کے ساتھ 'ال' کا اضافہ ہوجاتا ہے تو پھر اس میں کُلّیّت کی شان پیدا ہو جاتی ہے:۔

''اللہ تعالیٰ حیّ وقیّوم اور عظیم وجلیل ذات ہے۔ وہ ہمارے خیال و قیاس کی اڑانوں سے بھی بلند و برتر ہے۔ اُس میں ہر نوع کے حُسن و کمال کی جامعیت جلوہ گر ہے۔ ایسی ہستی کی ثنا کے لیے 'حمد' ہی ایک ایسا جامع لفظ ہے، جو مفہوم کے اعتبار سے، ممدوح ہی کی طرح بے کراں اور لا انتہا ہے اور پھر 'ال' کے اضافے نے اُس میں کُلّیّت کی ایک ایسی شان پیدا کردی ہے، جو تعریف کے لفظ سے کہیں ارفع ہے۔'' ۲۵

گوہر ملسیانی 'حمد' کے بارے میں لکھتے ہیں:

''حمد بے حد جامع لفظ ہے۔ جملہ لغت اس کے معنی خدا کی تعریف کرنا بیان کرتی ہیں۔ مگر اس کی وسعت، اس کی فصاحت و بلاغت، اور اس کی کشادگی اور فراخی میں وہ سپاس وہ احسان وہ شکر کے گہر ہائے گراں مایہ ہیں جو زمین و آسمان عرش و فرش اور فضا و ہوا میں رعنائیاں بکھیر رہے ہیں۔ حمد کا جلال و جمال دیکھنا ہو تو 'الحمد للہ' کی مطہر ترکیب میں دیکھیے۔ جس سے قرآن مجید کی تحمید ضوفشاں ہے۔'' ۲۶

ابوالکلام آزاد نے 'حمد' کی وضاحت یوں کی ہے:

''حمد ثنائے جمیل ہے، اُس ذاتِ محمود کی جو خالقِ سماوات والارض ہے۔ جس کی کارفرمائی کے ہر گوشہ میں رحمت و فیضان کا ظہور اور حُسن و کمال کا نور ہے پس اس مبدءِ فیض کی خوبی و کمال اور اس کی بخشش و فیضان کے اعتراف میں جو بھی تحمیدی و تمجیدی نغمے گائے جائیں گے ان سب کا شمار حمد میں ہوگا۔ حمد دراصل خدا کے اوصافِ حمیدہ اور اسمائے حُسنیٰ کی تعریف ہے۔ یہ معرفتِ الٰہی کی راہ میں بندۂ خدا کا پہلا تاثر ہے۔'' ۲۷

معروف نعت گو شاعر، شاعر لکھنوی 'حمد' کے بارے میں کہتے ہیں:

''ربِّ جلیل کی بارگاہِ جلالت میں حمد وثنا کا عمل ہمارے ایقان و ایمان کا جزوِ لاینفک ہے۔ ہماری بندگی کا تقاضا ہے کہ ہم ہر سانس پر معبودِ برحق کے حضور اپنی بندگی کا نذرانہ پیش کرتے رہیں۔ زندگی کے ہر عمل سے پہلے ہماری زبان سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی ادائی اس کی عبودیت اور ہماری عبدیت کی شناخت ہے۔'' ۲۸

عبدالحق ظفر چشتی اپنے مضمون 'حمد، حامد اور محمود' میں لکھتے ہیں:

''اللہ واحد ہے، وحید ہے، یکتا ہے، بے مثال ہے، تنہا ہے، اُس کا کوئی ثانی، مثل، مثال، مثیل نہیں ہے۔ نہ ذہن میں سمائے نہ ادراک میں آئے، ہاں اگر سمائے تو اہلِ ایمان کے دل میں۔ اہلِ ایمان

اور اہلِ دل نے اس کو کیسا جانا، کیسا پایا، وہ جانیں۔ انھوں نے اُسے جیسا جانا، جیسے مانا اور جیسا پایا، اُن محسوسات کو صفحاتِ قرطاس پر بکھیر گئے۔ شاید اس لیے کہ ممکن ہے، ہمارے دل کی دھڑکنیں اُس کا لمس محسوس کریں۔'' ۲۹

درج بالا اقتباسات سے حمد کے متعلق جو اہم باتیں اور نِکات سامنے آتے ہیں، وہ کچھ یہ ہیں:

حمد، اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے بیان کے لیے ہے۔

ہر خوبی و کمال جس کا ظہور، اختیار اور ارادہ سے ہو؛ اس کی ستائش حمد ہے۔

تعریف و ستائش کسی کی بھی ہو دراصل وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ہے؛ جس کی قدرت و اختیار سے عالمِ رنگ و بو کے سب حسن و جمال ہیں۔

حمد، کا درجہ مدح اور شکر سے زیادہ ہے۔ شکر، متعین نعمت پر کیا جاتا ہے۔ مدح، اختیاری اور غیر اختیاری خوبیوں پر کی جاتی ہے جبکہ حمد، صرف اختیاری خوبیوں پر کی جاتی ہے۔

شکر، زبان و دل اور دیگر اعضا سے ادا ہو سکتا ہے؛ حمد، صرف زبان سے ادا ہوتی ہے۔

جس شخص نے خدا تعالیٰ کی حمد نہ کی، اُس نے ذرا بھی شکر ادا نہ کیا۔

حمد، ایک جامع لفظ ہے، جس کا مفہوم ممدوح (اللہ تعالیٰ) کی طرح ہی بے کراں اور بے انتہا ہے۔

حمد، اللہ تعالیٰ کے اوصافِ حمیدہ اور اسمائے حسنیٰ کی تعریف ہے۔

حمد و ثنا کامل ایمان و ایقان کا لازمی حصہ ہے۔

حمد سے انسان کے روحانی خیالات کو جلا ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر پختگی کا تصور اجاگر ہوتا ہے۔

حمد، لکھنا اہلِ ایمان اور اہلِ دل کا ہی کام ہے۔ وہ اپنی روحانی، قلبی اور ایمانی قوت سے اپنے ربّ تعالیٰ کو جتنا اور جیسا جان پاتے ہیں اُسے بیان کر دیتے ہیں۔

پس حمد، تحسینِ حُسن کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ مرکزِ حُسن ہے۔ اُسے ذاتی طور دیکھ لینا ممکن نہیں۔ البتہ ایک ذرّے سے خورشید تک، پھولوں کی کیاریوں سے لے کر گلزار و چمن تک، حُسن جس نوع سے نگاہوں سے لپٹتا اور جس انداز سے دل میں اُترتا ہے، اس تاثر سے بے ساختہ خالق کی یاد اُبھرتی ہے۔ اور اس یاد کا نغماتی اظہار 'حمد' ہے۔ کائنات کے ہر اُس جمال کے لیے مدح کا لفظ بولا جاتا ہے، جس میں خیر، تناست اور کشش اپنے منتہائے کمال پر پہنچ کر ہم آہنگ ہو گئے ہوں ۔ جب کہ خالقِ جمال کے لیے 'حمد' کا لفظ بولا جاتا ہے۔ خالقِ کائنات کا ہر فعل خوب صورت ہونے کے ساتھ ساتھ اختیاری ہے۔ جب کہ مخلوق کا ہر فعل خوب صورت ہونے کے ساتھ ساتھ اضطراری اور غیر اختیاری ہے کیونکہ کائنات کی ہر حسین شے جس رُخ سے اپنا اظہار کر رہی ہے، وہ رُخ اس کے بنانے والے کا متعین کردہ ہے۔ اس اضطراری حسنِ کردار کی تعریف، مدح کہلائے گی۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں اختیار کا جمال، حُسن کا کمال اور انفرادیت کی عظمت ہے۔ انفرادیت کی یہی شان لائقِ حمد ہے۔ ایک شاداب شاخ پر ایک کلی اُبھرتی ہے، چٹکتی ہے، مسکراتی ہے اور پھول بن جاتی ہے۔ اس کا یہ میکانکی اور مشینی عمل مدح کا مستحق ہے کہ حُسن کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے، مگر اس کا خالق، سزاوارِ حمد ہے کیونکہ اس سے فعل سرزد نہیں ہوئے بلکہ وہ اپنے ذاتی اختیار

وارادہ سے انھیں انجام دے رہا ہے۔۳۰

اللہ تعالیٰ جمیل ہے، ہر جمال کا خالق ہے، اور ہر جمال اُسے پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جملہ خلائق کو اچھائیاں اور خوبیاں ہی ملتی ہیں، جبکہ برائیوں کا ذمّہ دار ہمارانفسِ خطا کار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی انھی صفات کا بیان، اس کی عطا کردہ خوبیوں کا اعتراف اور عملاً اس کے حضور میں سربسجود ہوجانا، حمد ہی کی مختلف شکلیں ہیں، گویا 'حمد' ثنائے جمیل ہے۔ 'حمد' اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کا اظہار و بیان ہے۔ یہ بندوں کے لیے رحمت طلبی کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ 'کن' سے اس کل کائنات کو بنایا۔ زمین، ساتوں آسمان، کرسی، عرش، فرش، بے کراں سمندر، فلک بوس پہاڑ، بہتے ہوئے ندی نالے، زمزمہ خوانی کرتے ہوئے طیور، جنگلات میں بسنے والے جانور، بے آب وگیاہ وسیع وعریض صحرا اور اِن سب پر حکم رانی کا شرف رکھنے والا انسان۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عظمت وقدرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ انسان وہم وقیاس اور گمان وخیال کے جتنے مرضی گھوڑے دوڑائیں، ہمارے ادراک کی وسعت ایک محدود حد سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زندگیاں بسر ہوتی رہیں گی، وقت گزرتا چلا جائے گا اور انسان اسی جستجو میں رہے گا کہ خدائے کریم کی عظمت و بزرگی کا پہلا سرا کہاں سے ملتا ہے۔

اللہ کریم نے اس کائنات کو تخلیق فرما کر انسان کو حکم رانی کا تاج پہنا دیا اور احسن تقویم کی بدولت اسے موزوں، بہتر اور عمدہ عادات وخصائل اور بہتر و برتر صورت وسیرت کا مرقّع بنا دیا۔ اس کے ساتھ انسان کو عقل و دانش عطا کر کے اسے غور وفکر کی دعوت بھی دی۔ مقصود یہی تھا کہ یہ انسان جب تدبّر وتفکّر کے بحرِ بے کراں میں غوطہ زن ہو تو اسے اپنی کم مائیگی اور بے مائیگی اور اللہ تعالیٰ کی ہیبت وجلالت کا احساس ہو۔ وہ یہ سوچے کہ مجھ جیسا ذرّہ ناچیز اگر کائنات پر حکم رانی کر رہا ہے فلک بوس پہاڑوں کے سینوں کو چیر رہا ہے، دریاؤں کے رخ بدل رہا ہے، خلاؤں میں سفر کر رہا ہے، مہر و ماہ پر کمندیں ڈال رہا ہے؛ تو پھر یہ تمام قدرت واختیار اس کا ذاتی نہیں بلکہ خدائے عزّ وجلّ کا عطا کردہ ہے۔ جب وہ یہ جان لیتا ہے تو اپنے سر کو ربّ کائنات کے حضور فرطِ عجز سے خم کر دیتا ہے اور پھر وہ اپنے خالق و مالک کی توصیف میں جس پیرائے سے بھی رطب اللسان ہوتا ہے وہی حمد ہے۔۳۱

'حمد' ایک صدا ہے جو دل کی گہرائیوں سے اٹھتی ہے۔ یہ صدا ہر صاحبِ سلیم العقل انسان کے دل کی ہے۔ یہ خود بخود دل سے اُٹھتی ہے جب وہ خود کو اور خود کو عطا شدہ نعمتوں پر غور کرتا ہے، جب وہ کتاب کی طرح کھلی بے کراں کائنات کے جزو وکل کا مشاہدہ کرتا ہے، جب وہ شب و روز اور شب وروز کے متعین نظام الاوقات کو دیکھتا ہے، جب وہ خود کو دیگر ان گنت چھوٹے بڑے جانداروں سے ممتاز اور اشرف دیکھتا ہے۔ انسان جب سے ہے، جب تک رہے گا؛ وہ اپنے ربّ کی 'حمد' کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ بہرکیف جس کا اپنے ربّ کی بابت جتنا پختہ، توانا اور مضبوط تصوّر ہے، اس کی 'حمد' بھی اتنی ہی بھرپور ہے۔

حواشی:

۱۔ غلام رسول عدیم، پروفیسر: ''حمد اور حمدیہ شاعری۔۔۔ایک خیال'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض' حمد نمبر، جلد۷، شمارہ ۲۳، ۱۹۹۷ء، ص: ۳۴۴
۲۔ یحییٰ نشیط، سیّد، ڈاکٹر: ''اردو میں حمد ومناجات''، کراچی: فضلی سنز، ۲۰۰۰ء، ص: ۱۷
۳۔ مناجات/ http//:ur.wikipedia.org/wiki
۴۔ وحید الزماں قاسمی کیرانوی، مولانا، (مؤلف): ''القاموس الوحید (جامع، عربی۔اردو)، لاہور، کراچی: ادارۂ اسلامیات، سن ندراد، ص: ۳۷۳
۵۔ عبدالحفیظ بلیاوی، مولانا، (مرتّب): ''مصباح اللغات (عربی۔اردو)''، لاہور: مکتبۂ قدوسیہ، ۱۹۹۹ء، ص: ۱۷۴
۶۔ غلام رسول عدیم، پروفیسر: ''حمد اور حمدیہ شاعری۔۔۔ایک خیال'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض' حمد نمبر، ص: ۳۴۳-۳۴۴
۷۔ مقبول بیگ بدخشانی (مرتّب): ''فیروز اللغات (فارسی۔اردو)''، لاہور: فیروز سنز، ۲۰۰۴ء، ص: ۳۳۰
۸۔ سیّد احمد دہلوی: ''فرہنگِ آصفیہ'' جلد دوم، لاہور: مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ، سن ندارد، ص: ۱۷۰
۹۔ نور الحسن نیّر، مولوی: ''نور اللغات'' جلد اوّل، اسلام آباد: نیشنل بُک فاؤنڈیشن، ۲۰۰۶ء، ص: ۱۴۰۸
۱۰۔ ''اردو لغت (تاریخی اُصول پر)''، جلد ہشتم، کراچی: اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ)، ۱۹۸۷ء، ص: ۲۷۲
۱۱۔ وارث سرہندی: ''علمی اردو لغت (جامع)''، لاہور: علمی کتاب خانہ، ۱۹۹۳ء، ص: ۶۵۶
۱۲۔ فیروز الدین، مولوی، الحاج: ''فیروزُ اللغات اردو (جامع)''، لاہور: فیروز سنز، سن ندارد، ص: ۵۷۶
۱۳۔ اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۷ء، ص ۵۵۶
۱۴۔ قاسم محمود، سیّد: ''شاہکار اسلامی انسائیکلو پیڈیا'' حصہ دوم، لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۰۸ء، ص: ۸۸۵
۱۵۔ حمد/ http//:ur.wikipedia.org/wiki
۱۶۔ تنویر حسین، پروفیسر: ''اصنافِ ادبِ اردو'' لاہور: مقبول اکیڈمی، ۲۰۰۹ء، ص: ۳۲
۱۷۔ علی محمد خاں، ڈاکٹر؛ اشفاق احمد ورک، ڈاکٹر (مرتّبین): ''اصنافِ نظم ونثر'' لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۱۴ء، ص: ۵۱
۱۸۔ اسرار احمد سہاروی، پروفیسر: ''اصغر گونڈوی کی حمد نگاری'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض' حمد نمبر، ص: ۱۶۵
۱۹۔ صباحت مشتاق: ''حمد کا اولین تصور'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض' حمد نمبر، ص: ۹۸
۲۰۔ محمد اقبال نجمی: ''اداریہ''، مشمولہ: 'مفیض' حمد نمبر، ص: ۱۸
۲۱۔ محمد اقبال جاوید، پروفیسر: ''الحمدُ لِلّٰہ'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض' حمد نمبر، ص: ۴۹-۵۰
۲۲۔ ریاض مجید، ڈاکٹر: ''اردو کی حمدیہ شاعری اور حمدیہ قطعات'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض' حمد نمبر، ص: ۳۲۳
۲۳۔ محمد کرم شاہ الازہری، پیر: ''ضیاء القرآن'' (تفسیر القرآن)، جلد اوّل، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء، ص: ۲۲

۲۴۔ محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی، علامہ، قاضی: ''تفسیر مظہری'' (تفسیر القرآن)، جلد اوّل، کراچی: دارالاشاعت، ۱۹۹۹ء، ص:۲۳

۲۵۔ محمد اقبال جاوید، پروفیسر: ''الحمدُ لِلّٰہ'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض'، حمد نمبر، ص:۵۰

۲۶۔ گوہر ملسیانی: ''تحمید الحمید اور شاعرِ 'کمالِ سخن''' (مضمون)، مشمولہ: ماہنامہ 'ارمغانِ حمد'، کراچی، شمارہ نمبر: ۸۰، ۸۱، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۰ء، ص:۱۴

۲۷۔ ابوالکلام آزاد: ''ترجمان القرآن'' (سورہ فاتحہ)،، جلد اوّل، دہلی، ۱۹۳۱ء، ص: ۷۔ (بحوالہ: یحییٰ نشیط، سیّد، ڈاکٹر: ''اردو میں حمد ومناجات''، کراچی: فضلی سنز، ۲۰۰۰ء، ص:۱۴۲

۲۸۔ شاعر لکھنوی: ''لطیف آثر کا جدید حمد یہ انداز'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض'، حمد نمبر، ص:۲۹۷

۲۹۔ عبدالحق ظفر چشتی: ''حمد، حامد اور محمود'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض'، حمد نمبر، ص:۵۲۳

۳۰۔ محمد اقبال جاوید، پروفیسر: ''منیر الحق کعبی کا غیر مطبوعہ حمد یہ کلام'' (مضمون)، مشمولہ: 'مفیض'، حمد نمبر، ص:۳۷۱

۳۱۔ محمد اقبال نجمی: ''اداریہ''، مشمولہ: 'مفیض'، حمد نمبر، ص:۱۷

☆☆☆